Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۹ ۴۴
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ | منگل - ۱۵ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۱۹ ہجرت ۱۳۷۱ہش - ۱۹ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۱۶

صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچائیے

نجات کی معراج صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانا ہے۔ یہ مادی دولت بھی ہے یہ دینی دولت بھی ہے یہ اخلاقی دولت بھی ہے اور یہ رُوحانی دولت بھی ہے۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے - ۱۴ر فروری ۱۹۷۲ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لئے بدیوں کا چھوڑنا بُرے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ لیکن ایک بد اخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے یا تکبّر والے کو تکبّر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا۔ خدا تعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔ یہ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی بڑا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آپ کو چھوٹا نہ بنائے۔ یہ ایک ذریعہ ہے جس سے انسان کے دل پر ایک نُور نازل ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۲-۶۱۳)

"تکبّر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبّر کے کئی چشمے ہیں اور صاحبِ ایمان کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبّر کی بُو آوے اور وہ تکبّر ظاہر کرنے والا ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۱۳)

اعلان نکاح

مکرم آغا یحییٰ خان صاحب متعلم درجہ شاہد جامعہ احمدیہ ابن مکرم آغا شمس الحمید صاحب ناصر آباد۔ ربوہ کا نکاح مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم بشیر الدین صاحب ایڈیٹر پندرہ روزہ "فرق" شالامار ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم بشیر الدین صاحب نے مورخہ ۸- مئی بروز جمعۃ المبارک نماز جمعہ کے بعد پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے مبارک فرمائے۔

اعلان ولادت

مکرم ظفر اللہ خان صاحب طاہر مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان (استاذ جامعہ احمدیہ) کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے ساتھ مورخہ ۲۹، اپریل ۱۹۹۲ء کو

باقی صفحہ ۸ پر

دُعا کے بغیر ایک عارف کی زندگی میں کوئی مزہ نہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا۔ کہ جوتی کا تسمہ بھی اس سے مانگو تو یہی کہا نا کہ ہر چیز اسی سے مانگو اور اس کے بغیر نیکی کا پہلو اور جنت کے حصول کا پہلو اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پا لینے کا پہلو پیدا نہیں ہوتا۔ پس اس نکتہ کو سمجھتے ہوئے دعائیں کرو۔ آپ کا پیسہ خرچ نہیں ہوتا۔ کوئی بار آپ پر نہیں پڑتا۔ دنیا کے جو کام آپ کر رہے ہیں کرتے رہیں لیکن کام کرتے ہوئے بھی آپ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہیں۔ بڑی برکتیں آپ پر، آپ کے گھروں پر، آپ کے خاندانوں پر، آپ کے بچوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونگی۔ اگر آپ اپنی یہ عادت بنا لیں یہاں پر بھی اور بہت سی جگہوں پر یہ کھول کر بتایا گیا ہے کہ دعا کے بغیر ایک عارف کو زندگی میں کوئی مزہ نہیں مل سکتا۔ جو شخص خدا تعالیٰ کو پہچانتا ہے اس کی تو لذت اسی میں ہے کہ وہ ہر چیز خدا سے مانگے۔ کھائے تو سیری خدا سے مانگے۔ یہ نہیں کہ میں نے دو روٹیاں یا دس روٹیاں پیٹ میں ڈال لی ہیں اس لئے میری بھوک مر جائے گی۔ دس روٹیاں کھا کر وہ خود بھی مر سکتا ہے۔ صرف بھوک تو نہیں مرا کرتی۔ ایسے بھی بہت سے واقعات ہماری نظروں کے سامنے آتے ہیں۔

پس ہر کام جو آپ کرتے ہیں اس میں دعا مانگیں مثلاً وکیل ہے اور وکالت کے کاموں میں دعا مانگے کہ اے خدا وکالت کے ساتھ بہت ساری خرابیاں لگی ہوئی ہیں۔ تو ہمیں ان سے محفوظ رکھ اور ہمیشہ سچ بولنے کی اور قول سدید کہنے کی توفیق عطا کر۔ ڈاکٹر ہے۔ حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ احمدیہ) نے فرمایا ہے کہ بڑا ظالم ہے وہ طبیب جو اپنے مریض کے لئے دعا نہیں کرتا۔ میں نے شروع میں بتایا تھا، کہ ہماری زندگی کا ہر شعبہ اور ہم ہر وقت جو کام کرتے ہیں وہ بغیر دعا کے خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ سوؤ تو دعا کرو۔ جاگو تو دعا کرو۔ لقمہ منہ میں ڈالو تو دعا کرو۔ بچوں کے منہ میں لقمہ ڈالو تو اونچی آواز میں دعا کرو۔ تا کہ ان کو بھی عادت پڑے اور ان کو بھی بچپن سے یہ بات سمجھ آ جائے۔

پس دعائیں کریں۔ اتنی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر آپ کو اپنے اندر لپیٹ لے اور اس کے نتیجہ میں غیر اللہ کا ہر وار جو ہمارے لئے شر اور تکلیف کا باعث بن سکتا ہے اس سے خدا تعالیٰ کی رحمت ہمیں محفوظ کر لے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴، نومبر ۱۹۷۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۱۹۔ مئی ۱۹۹۲ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :

۱ــــ اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض اوقات تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کلّی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو کچھ نہیں اور جب تک دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں ۔

۲ــــ یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا پکڑ کر اشتہار دے دیا جاوے ۔ ایسے امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے ۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔

۳ــــ اس بات کو مکرر یاد رکھو کہ جب بخل و حسد اور فسق و فجور کی زہریلی ہوا پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو جاتی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ سے ہراساں و ترساں ہونا چاہیئے وہ نہیں رہتا ۔

۴ــــ اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے ۔

۵ــــ ایک شخص کو خیر خواہ کہہ سکتے ہیں مگر حقیقت میں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خیر خواہ ہے یا کیا ہے ۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ اس کی اطاعت و محبت کس رنگ سے ہے ۔

۶ــــ یہ کس قدر احسان اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جب وہ ایک دفعہ درگذر کرتا اور عفو فرماتا ہے پھر اس کا کبھی ذکر ہی نہیں کرتا ۔ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے ۔

۷ــــ بیمار اگر طبیب کی پوری اطاعت نہیں کرتا تو اس سے کیا فائدہ ؟ ایک عارضہ نہیں تو دوسرا اس کو لگ جائے گا ۔ اور وہ اس طرح پر تباہ اور ہلاک ہو گا ۔

۸ــــ ہر کام میں اس کے خدا ہی مد نظر ہو ۔ کھاتے پیتے ۔ عمارت بناتے ۔ دوست و دشمن کے معاملات ۔ غرض ہر کام میں خدا تعالیٰ ملحوظ ہو تو سب کاروبار عبادت ہو جاتا ہے ۔ لیکن جب مقصود متفرق ہوں پھر وہ شرک کہلاتا ہے ۔

۹ــــ جبکہ یہ ثابت ہے کہ پھر اس دنیا میں واپس آنا نہیں ہے ۔ اور یہاں سے تمام قصّہ تمام کر کے جائیں گے اور پھر دنیا سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا ۔ تو املاک و اسباب کا خیال کرنا کہ اس کا وارث کوئی ہو یہ شرکاء کے قبضے میں نہ چلے جاویں فضول اور دیوانگی ہے ۔

۱۰ــــ انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی ہدایتوں کے توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو ۔

دے مجھے توفیق مولا خدمتِ انسان کی
مجھکو کچھ پروا نہ ہو مال و منال و جان کی
سارے جنّ و انس ہیں تیری عیالِ معتبر
ان کی خدمت بندگی ہے، بات ہے ایمان کی

ابوالاقبال

یہیں رہ پڑا ہوں ترے بام و در میں
کہ دیکھا ہے مَیں نے انہیں اپنے گھر میں

محبّت کی رسوائیاں ، اللہ ! اللہ !!
معزّز ہوا ہوں مَیں تیری نظر میں

ہر اک شخص کے پاؤں اُٹھنے لگے ہیں
عجب سحر سا ہے ہماری ڈگر میں

چراغوں کی لَو خود بخود بڑھ گئی ہے
فسوں جاگ اُٹھّا ہے فکرِ بشر میں

مری دوستی ، موج در موج قائم
مری زندگی کا مزہ ہے بھنور میں

مَیں لب بند گذرا ہوں تیری گلی سے
زرِ بے عیار ایک چپ ہے اثر میں

کسی نے کوئی بات پوچھی نہ مجھ سے
سبھی ایک جیسے ہیں عرضِ ہنر میں

ملے ہیں کئی نقشِ پا اجنبی سے
کوئی کھو گیا ہے کسی کے نگر میں

چلا مَیں ، کہ منزل چلی ، کون جانے
یہی تو ہے اک رازِ عزمِ سفر میں

نسیمؔ آرزوؤں کو وسعت نہ دینا
یہ سودا سما جائے گا اپنے سر میں

نسیمؔ سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

" جو کچھ کرنا ہے اب کر لو ۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی ۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے ۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو ...... صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالےٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ ۔ "

(ملفوظات جلد ہشتم صہ ۱۸۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

عرفانِ الٰہی

کہتے ہیں کہ مرید کے احوال سے پیر آگاہ نہیں ہوتا اور پیر کی حالت سے مرید کو کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ان کے دل میں جو کیفیتیں ہوتی ہیں وہ ایک دوسرے کو معلوم نہیں ہوتیں اور ایک کی قلبی کیفیت کو دوسرا معلوم نہیں کر سکتا۔ دراصل یہ ایک علمی استعداد ہوتی ہے جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا حتیٰ کہ جس کو یہ حاصل ہوتی ہے وہ خود بھی اسے بیان نہیں کر سکتا۔ ہاں اس کے حاصل کرنے کے طریق ہیں۔ وہ بیان کئے جا سکتے ہیں اور وہی بیان کروں گا۔ آگے یہ کہ ان پہ عمل کرنے سے کیا کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کو نہ آج تک کوئی بیان کر سکا ہے اور نہ میں بیان کر سکتا ہوں۔ جس طرح یہ تو کسی کو بتایا جا سکتا ہے کہ میٹھا اس طرح بنتا ہے اس طرح کا ہوتا ہے۔ لیکن اس کا مزا نہیں بتا سکتے۔ جب تک کہ کھلا نہ دیں۔ اسی طرح یہ تو بتا سکتے ہیں کہ عرفان الٰہی کس طرح ہوتا ہے لیکن یہ نہیں بتا سکتے کہ اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے۔ ہاں جب کوئی اسے حاصل کر لے تو اسے اس کی کیفیت خود بخود معلوم ہو جاتی ہے۔

اب میں بیان کرتا ہوں کہ عرفان الٰہی حاصل کرنے کے صحیح ذرائع اور طریق کیا ہیں یہ تو میں بتا چکا ہوں کہ عرفان الٰہی کے معنے ہیں اس ہستی کا پتہ لگانا جس کی صفات کو قرآن کریم میں پڑھا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ پتہ لگانے کے کیا ذرائع ہیں۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر پتہ لگانے کے یہ معنے ہیں کہ انسان خدا کو دوسری چیزوں کی طرح اپنے سامنے پالے اور اسے اپنے مادی اعضاء سے چھو لے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان میں بھی وہ باتیں پائی جائیں جو خدا تعالیٰ میں ہیں کیونکہ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مادی اعضاء جن چیزوں کو چھوتے ہیں وہ مادی ہی ہوتی ہیں اور جتنا جتنا مادہ اشیاء میں کم ہوتا جاتا ہے وہ اتنی ہی کم محسوس ہوتی ہیں وجہ یہ کہ جب تک دو چیزوں میں مشارکت نہ ہو اس وقت تک ان کا آپس میں تعلق نہیں پیدا ہو سکتا۔

مثلاً بھینس اور علوم میں کسی قسم کی مشارکت نہیں۔ اب اس کے سامنے فلسفہ بیان کیا جائے تو کبھی نہیں سمجھ سکے گی۔ اسی طرح طوطے میں گو زبان کی مشارکت ہے لیکن عقل کی مشارکت نہیں رکھتا۔ اس لئے آواز کی نقل تو اتار لیتا ہے لیکن کوئی بات سمجھ نہیں سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عرفان الٰہی کے لئے مشارکت اور مناسبت کا ہونا ضروری ہے اور خدا کا عرفان اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب کہ خدا سے مشارکت پیدا ہو جائے اور خدا کی صفات انسان کے اندر آجائیں یہ تو میں نہیں کہتا کہ جب تک ہماری ہستی خدا کی طرح نہ ہو جائے اس وقت تک عرفان الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا ہاں یہ کہتا ہوں (۔) کہ خدا کے اخلاق اپنے پیدا کرو کہ تم میں (۔) اور خدا میں مشارکت پیدا ہو جائے اور جب مشارکت پیدا ہو جائے گی تو تم خدا کو دیکھ لوگے۔ یہ نہیں کہ تم خدا جیسی ذات بن جاؤگے بلکہ یہی کہ اپنے اخلاق خدا کے اخلاق کی طرح بناؤ۔ وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی ذات کو کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا اور جب سمجھ نہیں سکتا تو اس کی مماثلت بھی نہیں اختیار کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ کی ذات کو دوسری چیزوں کی طرح انسان نہیں دیکھ سکتا۔ ہاں اس کی صفات جنہیں وہ معلوم کر سکتا ہے اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ اس طریق سے خدا کو دیکھ بھی سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مراد اس کی صفات ہیں۔ صفات کا لفظ زبان پہ آتے ہی ایک دوست کی خواب یاد آگئی۔ اس نے بتایا تھا کہ میں نے دیکھا ہے آپ سالانہ جلسہ میں اسمائے الٰہی پر تقریر کر رہے ہیں اس لئے اسمائے الٰہی پہ تقریر کریں۔ جس وقت یہ خواب بتلائی گئی۔ اس وقت جلسہ کے لئے اور مضمون مقرر ہو چکا تھا مگر اب صفات کا لفظ زبان پہ آتے ہی ان کی خواب یاد آگئی۔

تو خدا تعالیٰ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنا معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک انسان ایک قسم کا رب نہ ہو ایک قسم کا رحمان نہ ہو۔ ایک قسم کا رحیم نہ ہو۔ مہیمن نہ ہو۔ ستّار نہ ہو۔ غفّار نہ ہو۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کا مظہر انسان نہیں ہو سکتا اور جتنا جتنا صفات الٰہیہ کا پرتو اس پر پڑتا جائے گا۔ اسی قدر وہ صفاتِ الٰہیہ کا وہ مشاہدہ کرتا جائے گا۔ لیکن کامل انسان وہی ہوگا اور وہی عارف ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات کو جو بندہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اپنے اندر پیدا کرے۔ اس کے بعد خدا کا ملنا اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔ کیونکہ اس میں اور خدا میں ایک تعلق پیدا ہو جائے گا۔

مضمون نگار طلبہ کیلئے نصائح

جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) نے جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں کے طلباء کے زیر اہتمام دو مختلف مواقع پر ان کی جانب سے رسالہ جاری کرنے پر طلباء کے لئے جو پیغامات دیئے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے :۔

(۱)

"خالی مضمون ہر ایک شخص لکھ سکتا ہے لیکن مضمون ایسا لکھنا چاہیئے جو اس کے پڑھنے والوں کے لئے زیادتی علم کا موجب ہو۔ اصل مضمون وہی ہے جو اپنے اندر کوئی نئی بات رکھتا ہو۔ اس کے لئے ان امور کو مدِنظر رکھیں۔

- مضمون ایسے ہوں جو واقعہ میں مفید ہوں اور صرف ذہنی دلچسپی کے لئے نہ ہوں۔
- مضمون میں طبعی ترتیب ہو تاکہ پڑھنے والے کو اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔
- مضمون میں ایسے مفید پہلو پیش کئے جائیں جو اس سے پہلے زیرِ بحث نہ آئے ہوں۔
- مضمون میں ایسے امور ہوں جن سے ذہن میں وسعت پیدا ہو۔ تنگ ظرفی اور کج فہمی پیدا کرنے والے نہ ہوں۔
- اپنے خیال کو ثابت کرنے کے لئے غلط استدلال کو کام میں نہ لائیں۔ تقویٰ کا دامن نہ چھوٹے۔
- مضمون شائع ہونے کے بعد اگر اپنی غلطی معلوم ہو تو اس کے اقرار کرنے سے دریغ نہ ہو۔
- اپنے سے پہلے عالموں کے غور و فکر کے نتائج کو مناسب درجہ دیں۔
- انسانی علم کی ترقی کبھی نہیں رکتی ہے۔
- علم کے جس مقام پر اب دنیا ہے وہ پہلوں کی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو ہم بھی اس مقام پر کھڑے نہ ہوتے۔
- پہلوں کی غلطیاں ہی ہماری اصابت رائے کا موجب ہیں"

(المصلح کراچی یکم تا ۲۸ فروری ۹۲ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معیّن تاریخ کا اعلان میٹرک کے نتیجہ کے بعد کر دیا جائے گا۔

جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے وقف کا ارادہ رکھتے ہیں وہ میٹرک/ ایف اے کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ درخواست پر والد / سرپرست کے بھی دستخط ضروری ہیں۔

درخواست میں نام ۔ ولدیت ۔ تاریخ پیدائش ۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے۔

ایسے نوجوان جن کے والدین نے ان کو قبل ازیں وقف اولاد کے تحت وقف کیا ہوا ہے اور اس سال انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں وہ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔

روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کُتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (رضی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے جو ہندوستان کی آزادی کے دن کو قریب تر دیکھنے کے دلی طور پر آرزو مند تھے ویول تجاویز کو از حد اہمیت دی اور ۲۲ جون ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں نہایت درد دل کے ساتھ ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کو پیغام دیا کہ انگلستان ہندوستان کی طرف اپنا صلح کا ہاتھ بڑھا رہا ہے اس برطانوی پیش کش کو قبول کرنا اپنے پر اور اپنی آئندہ نسلوں پر احسان عظیم کرنا ہے۔ چنانچہ حضور نے ارشاد فرمایا:۔

"میں تو سمجھ ہی نہیں سکتا کہ ہندوستانی لیڈر باوجود اس کے کہ اس میں بعض بڑے بڑے سمجھ دار اور بڑے بڑے عقلمند ہیں کس طرح اس بات کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ انگریزوں کے ہاتھ میں سو فیصدی اختیارات کے ہوتے ہوئے اگر وہ آزادی کی امید رکھتے ہیں تو ۹۰ فیصد اختیارات اگر ان کے اپنے ہاتھ میں آجائیں تو کیوں وہ آزادی کی امید نہیں رکھ سکتے۔ اگر انگریزوں کو دشمن سمجھ لیا جائے تو بھی یہ غور کرنا چاہیئے کہ اگر کسی دشمن کے پاس سو بندوقیں ہوں لیکن دوسرے شخص کے پاس کوئی ایک بندوق بھی نہ ہو اور اس حالت میں بھی وہ سمجھتا ہو کہ میں اپنے دشمن کا مقابلہ کر کے جیت جاؤں گا تو اگر فرض کرو کہ اس کا دشمن اسے کہے کہ ۹۰ بندوقیں تم مجھ سے لے لو اور دس میرے پاس رہنے دو تو ایسی حالت میں اگر وہ کہے کہ میں ۹۰ نہیں لونگا جب دو گے ۱۰۰ ہی لونگا تو کیا ایسے شخص کو کوئی بھی عقلمند کہہ سکتا ہے۔ یقیناً ہر شخص اسے نادان اور ناسمجھ ہی قرار دے گا۔ اسی طرح خواہ کچھ کہہ لو اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ہندوستان کو جو بھی اختیارات ملیں زیادہ ملیں تب بھی اور کم ملیں تب بھی وہ اختیارات بہر حال ہندوستان کے لئے مفید اور بابرکت ہوں گے۔ اور وہ ہندوستان کو پہلے کی نسبت آزادی کے زیادہ قریب کر دیں گے۔

پس میرے نزدیک ہندوستان کا اس پیش کش کو قبول کرنا انگریزوں سے صلح کرنا نہیں بلکہ اپنے آپ پر اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں پر احسان عظیم کرنا ہے۔ ۲۰۰ سال سے ہندوستان غلامی کی زندگی بسر کرتا چلا آیا ہے اور یہ حتیٰ ایسی خطرناک بات ہے جو انسانی جسم کو کپکپا دیتی ہے۔ بے شک بعض لوگ ایسے اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوتے ہیں کہ خواہ انہیں قید خانوں کے اندر رکھا جائے تب بھی وہ آزاد ہوتے ہیں۔ غلامی ان کے قریب بھی نہیں آتی۔ مگر بیشتر حصہ بنی نوع انسان کا ایسا ہی ہوتا ہے جو ظاہری غلامی کے ساتھ دلی غلام بھی بن جاتا ہے۔ ہم ہندوستان میں روزانہ اس قسم کے نظارے دیکھتے ہیں جو اس غلامی کا ثبوت ہوتے ہیں جو ہندوستانیوں کے قلوب میں پائی جاتی ہے۔ ان واقعات کو دیکھنے کے بعد کون شخص ہندوستانیوں کی غلامی سے انکار کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہاں اگر انگریز کسی کو مارتا بھی چلا جائے تو اس میں جرأت نہیں ہوتی کہ وہ اس کے مقابلہ میں اپنی زبان ہلا سکے اب تو پھر بھی لوگوں میں کچھ آزادی کی روح پیدا ہو گئی ہے لیکن آج سے چند سال پہلے یہ حال تھا کہ کسی انگریز کے ساتھ لوگ ریل کے ایک کمرے میں بھی سوار نہیں ہو سکتے تھے۔ اگر کسی ڈبہ میں انگریز بیٹھا ہوتا تھا تو بڑے بڑے ہندوستانی افسر وہاں سے ٹل جاتے تھے۔ کہ صاحب بہادر اندر بیٹھے ہیں۔ خواہ صاحب بہادر ان کے نوکروں سے بھی ادنیٰ ہوں۔ ہندوستان کے لوگوں کی یہ حالت جو بیان کی گئی ہے اس میں اعلیٰ اخلاق کے لوگ شامل نہیں۔ ان لوگوں کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ خواہ وہ صلیب پر لٹک رہے ہوں یا جیل خانوں میں بند ہوں تب بھی وہ آزاد ہوتے ہیں۔ کیونکہ اصل آزادی جسم کی آزادی نہیں بلکہ دل کی آزادی ہے۔ آزاد قوموں کے جرنیل جب لڑائی میں پکڑے جاتے ہیں تو کیا تم سمجھتے ہو وہ غلام بن جاتے ہیں وہ غلام نہیں بلکہ آزاد ہوتے ہیں۔ بے شک انہیں بند جگہوں میں رکھا جاتا ہے لیکن بند جگہوں میں رہنے کے باوجود وہ آزاد ہوتے ہیں مگر ہندوستان وہ ملک ہے جس کا بیشتر حصہ بلکہ ۹۹ فیصدی حصہ یقیناً غلام ہو چکا ہے اس قسم کی حالت کو اگر لمبا کیا جائے تو اس سے زیادہ اپنی قوم کے ساتھ اور کوئی دشمنی نہیں ہو سکتی۔ میں تو کہتا ہوں ایک ویٹو کیا اگر وائسرائے کو دس ویٹو بھی دے دیئے جائیں تب بھی اس تغیر کی وجہ سے ہندوستان میں جو آزادی کی روح پیدا ہو گی وہ اس قابل ہے کہ اس کو خوشی سے قبول کیا جائے۔ جب تک ہندوستانیوں کے ذہن سے یہ نہیں نکل جائے گا۔ (اور ہندوستانیوں سے مراد جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اب عوام الناس ہیں نہ کہ اعلیٰ طبقہ کے لوگ) کہ وہ انگریزوں کے غلام ہونے میں اس وقت تک ہندوستان سے کسی بہتری یا کسی بڑے کام کی امید رکھنا بالکل فضول اور عبث ہے۔ لیڈر ہونا اور بات ہے۔ لیکن کام عوام الناس کیا کرتے ہیں۔ ہٹلر نے انگلستان کے لڑائی کی اور بے شک بڑی جرأت اور بہادری دکھائی مگر لڑا ہٹلر نہیں بلکہ جرمن قوم لڑی سٹالن نے بے شک ایک اعلیٰ مہارت جرنیل کی دکھائی اور لوگ سٹالن کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن سٹالن سٹالن نہیں بن سکتا تھا جب تک روس کا ہر آدمی بہادر اور دلیر نہ ہوتا انگلستان میں مسٹر چرچل نے بے شک بڑا کام کیا ہے لیکن مسٹر چرچل کیا کام کر سکتے تھے اگر ہر انگریز اپنے اندر وہ اخلاق نہ رکھتا جو عام طور پر انگریزوں میں پائے جاتے ہیں اسی طرح مسٹر روزویلٹ کو بھی بڑی عزت اور شہرت حاصل ہوئی۔ مگر ان کو عزت اور شہرت اسی وجہ سے حاصل ہوئی کہ امریکن لوگوں نے قربانی کی ایک بے نظیر روح دکھائی۔ ہندوستان میں بھی بے شک گاندھی جی کو اونچا کرنے کے لئے لوگ کتابیں لکھتے اور تقریریں کرتے ہیں لیکن کوئی اکیلا گاندھی یا دو درجن گاندھی یا بیس درجن گاندھی یا ہزار گاندھی بھی ہندوستان کو آزاد نہیں کرا سکتا جب تک عوام الناس میں آزادی کی روح پیدا نہ ہو۔ پس صرف گاندھی اور نہرو کو دیکھ کر یہ خیال کر لینا کہ ہندوستان ترقی کر رہا ہے محض حماقت ہے۔ چند بڑے بڑے لیڈروں سے یہ سمجھ لینا کہ ہندوستانیوں میں آزادی کی روح پیدا ہو گئی ہے ویسی ہی جہالت کی بات ہے جیسے بلی کبوتر پر حملہ کرتی ہے تو وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ میں امن میں آگیا ہوں۔ جب تک ہندوستان کے عوام الناس کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کر لیتے جب تک ہندوستان کے مزدوروں کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کر دیتے جب تک ہندوستان کے زمینداروں کو ہم آزادی کی روح سے آشنا نہیں کر لیتے اور جب تک ہم ان میں بیداری اور حرکت پیدا نہیں کر لیتے اس وقت تک نہ ہندوستان آزاد ہو سکتا ہے نہ ہندوستان حقیقی معنوں میں کوئی کام کر سکتا ہے۔ اور یہ آزادی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک موجودہ دور بدل نہ جائے۔ جب تک ہندوستانیوں کے ذہن سے یہ نکل نہ جائے کہ ہم غلام ہیں جس دن ہندوستانیوں کے ذہن سے غلامی کا احساس نکل جائے گا اس دن ان میں تعلیم بھی آجائے گی ان میں جرأت اور دلیری بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ان میں قربانی اور ایثار کی روح بھی رونما ہو جائے گی جب انسان یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں کسی کا غلام ہوں تو وہ کہتا ہے مجھے کیا زمین الٹی ہو یا سیدھی آسمان گرے یا قائم رہے فائدہ تو مالک کو ہے۔ میں کیوں تکلیف اٹھاؤں۔ میں سمجھتا ہوں وہ لیڈر (لیڈر نہیں ہوں گے بلکہ اپنی قوم کے دشمن ہونگے جو ان حالات کے بدلنے کے امکان پیدا ہونے پر بھی چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ضد کر کے بیٹھ جائیں۔ اور ان معمولی معمولی باتوں میں اس اہم ترین موقعہ کو ضائع کر دیں۔ کہ فلاں کو کانفرنس میں کیوں لیا گیا اور فلاں کو کیوں نہیں لیا گیا۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی ولادت یکم جنوری ۱۸۷۰ء کو ہوئی ابتدائی تعلیم چیفس کالج انبالہ و لاہور میں حاصل کی۔ ساڑھے سات برس کے تھے کہ والد بزرگوار کا سایہ اٹھ گیا۔ اور چھوٹے بہن بھائیوں کی ساری ذمہ داری ان پر آپڑی شروع ہی سے دینی شغف رکھتے تھے فیاض تھے۔ مالی قربانی کرنے میں ہمیشہ فخر محسوس کرتے تھے۔ ۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۴ء تک محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سے وابستہ رہے اور جیسا کہ اس کے سالانہ جلسوں کی روئدادوں سے ظاہر ہے۔ ہمیشہ چندہ دیتے رہے۔ علی گڑھ کے مشہور سٹریچی ہال کی تعمیر میں جن اصحاب نے ۵۰۰ روپیہ دیا ان میں آپ بھی تھے۔ چنانچہ ہال میں تیسرے نمبر پر آپکی یادگار مندرجہ ذیل الفاظ میں موجود ہے۔ "پانچ صد روپیہ۔ عطیہ خان صاحب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ بشکر ولادت برخوردار محمد عبدالرحمن خان ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۴ء" حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کے متعلق فرمایا۔ حبّی فی اللہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس خاندان ریاست مالیر کوٹلہ۔ یہ نواب صاحب ایک معزز خاندان کے نامی رئیس ہیں۔ مورث اعلیٰ نواب صاحب موصوف کے شیخ صدر جہاں ایک باخدا بزرگ تھے جو اصل باشندہ جلال آباد و سروانی قوم کے پٹھان تھے۔ ۱۴۶۹ء میں عہد سلطنت بہلول لودھی میں اپنے وطن سے اس ملک

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون۔ سین

برطانیہ میں قانون

سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز لندن کے متعلق ڈاکٹر ڈبلیو ایف مینسکی (MENSKI) نے کہا ہے کہ برطانیہ میں ریس ریلیشنز ایکٹ (۱۹۷۶) کے ذریعے قانونی طور پر مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک کیا جا سکتا ہے ۔ اور ایسے کئی واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریس ریلیشنز ایکٹ کے ذریعے اب تک سکھوں۔ یہودیوں اور خانہ بدوشوں کو حفاظت دی گئی ہے ۔ ان کے مقابلے پر مسلمانوں ہندوؤں افریقیوں اور کیریبنز کو کوئی حفاظت نہیں دی گئی۔ ڈاکٹر مینسکی ایس ایم لاء کالج میں "برطانیہ میں مسلم لاء" کے موضوع پر گفتگو کر رہے تھے ۔ ڈاکٹر مینسکی اپنے سکول میں جنوبی ایشیا کے قوانین کی تعلیم دیتے ہیں اس سے مراد ہے ہندوستان ، پاکستان ، بنگلہ دیش اور اسی طرح کے دیگر چھوٹے ممالک مسلمانوں کے خلاف امتیاز برتنے کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان سکول ٹیچر ہر جمعہ کے روز سکول دیر سے پہنچتا تھا۔ کیونکہ اسے جمعہ کی نماز قریب کی ایک مسجد میں ادا کرنا ہوتی تھی۔ ہیڈ ماسٹر نے اس استاد کو ملازمت سے فارغ کر دیا اور جب اس استاد نے بعد میں نسلی امتیاز کی بنیاد پر شکایت کی تو اسے کہا گیا کہ وہ جز وقتی ملازمت حاصل کر سکتا ہے اور اس طرح کرنے سے وہ نماز بھی ادا کر سکے گا ۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ برطانوی قانون مسلمانوں سے اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے مذہبی معاملات کے لئے نجی انتظامات کریں اور یہ انتظامات ایسے ہونے چاہئیں کہ پبلک معاملات پر اثر انداز نہ ہوں۔ ۱۹۷۲ء میں پروفیسر ڈیوڈ پرل (PEARL) نے لکھا تھا کہ جب پاکستانی اور ہندوستانی ترک وطن کر کے یہاں آتے ہیں تو وہ اپنے خاندانی رسم و رواج کو ترک نہیں کرتے۔ بہت سے لوگ جو وہاں کی شہریت حاصل کر لیتے ہیں وہ اپنی خاندانی رسم و رواج کے بھی پابند رہتے ہیں اس بات کا ذکر ڈاکٹر مینسکی نے کیا ۔ انہوں نے مزید کہا کہ برطانوی قانون کے مطابق مسلمانوں کا مذہبی قانون اس کا ایک حصہ نہیں ہیں ۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اسے قانون ہی نہیں سمجھتا ۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک رسم و رواج ہے ۔ اس لئے اسے برطانوی قانون کے برابر درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ جہاں تک پاکستان ، انڈیا، ملیشیا، نائیجیریا اور بہت سے دوسرے ممالک کے قانونی سسٹم کا تعلق ہے وہاں پرسنل لاء بھی استعمال کیا جاتا ہے ۔ تاکہ مسلمانوں کو ان کے اپنے مذہبی قواعد کے متعلق زندگی گذارنے کا موقعہ ملے۔ اسی طرح عیسائیوں کو بھی یہ سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے ۔ برطانیہ میں پرسنل لاء جیسی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے وہ مسلمانوں کے اس تقاضے کی طرف توجہ نہیں دیتے کہ وہاں بھی پرسنل لاء لاگو ہونا چاہئیے ۔ یہی وجہ ہے کہ برطانوی حکومت نے مسلمانوں کے اس مطالبے کو رد کیا ہوا ہے ۔ انہوں نے اس سلسلے میں اور کئی باتوں کی وضاحت بھی کی ۔

حیدر آباد / ثقافتی کتابیں

جئے سندھ ترقی پسند پارٹی طلباء فیڈریشن سندھ یونیورسٹی یونٹ کے لیڈروں نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۲۶ سے ۲۸ مئی تک سندھ یونیورسٹی میں ثقافتی کتابوں کی نمائش لگائیں گے ۔ ایک بیان جو گذشتہ روز (سوموار) جاری کیا گیا تھا۔ اسمیں انہوں نے کہا ہے کہ کتابوں کے پبلشر اور کتابیں فروخت کرنے والے احباب جو کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور اور حیدر آباد میں کام کرتے ہیں۔ اس نمائش میں حصہ لیں گے ۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس موقع پر ایسے مختلف سٹال لگائے جائیں گے جن میں ہالہ کے مخطوطے رکھے جائیں گے ۔ اور اسی طرح ٹھرپارکر اور دوسرے سندھی علاقوں کی ثقافت کے نمونے بھی پیش کئے جائیں گے ۔ سندھی ادبی بورڈ بھی اس موقعہ پر اپنا سٹال لگائے گا۔ ترقی پسند طلبہ رہنماؤں نے دعویٰ کیا ہے کہ ترقی پسند سٹوڈنٹ فیڈریشن نے ہمیشہ تعلیمی ترقی اور ثقافتی امور کے پیش کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اس نمائش کے آخری دن یعنی ۲۸ مئی کو فیڈریشن کے صدر مسٹر نثار ابڑو صدارت کریں گے ۔ اور ترقی پسند محاذ کے صدر ڈاکٹر ڈوڈو ماہری چیف گیسٹ ہوں گے ۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ قوم پرست ترقی پسند اور جمہوریت نواز اساتذہ اور طلباء اور مصنفین اور دانشوروں سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلے میں تعاون کریں گے ۔

روس / ہندوستان
(امریکی پابندی)

گذشتہ دنوں روس کے وائس پریمئیر نے اپنے طور پر کہا تھا کہ انہیں اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں ہے کہ امریکہ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے ۔ انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ راکٹ انجن ہندوستان کو ضرور فروخت کریں گے ۔ وزیر موصوف کا یہ بیان اس سلسلے میں تھا کہ امریکہ نے دھمکی دی تھی کہ اگر راکٹ انجن ہندوستان کو فروخت کئے گئے تو وہ اس تعلق میں ہندوستان اور بھارت سے تجارتی تعلقات توڑ لے گا۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے رچرڈ مارشل نے کہا کہ امریکہ کی کمپنیوں اور سٹیٹ انڈسٹری پر یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ وہ روس اور ہندوستان کے ساتھ تکنیکی معاملات پر تعلقات توڑ لیں ۔ ہندوستان نے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے یہ کوشش کہ روس راکٹ انجن ہندوستان کو فروخت نہ کرے ۔ ایک ایسی بات ہے جس سے ہندوستان کے امریکہ سے بہتر ہوتے ہوئے تعلقات پر برا اثر پڑے گا۔ اب دنیا میں ایک ہی سپر پاور رہ گئی ہے اور اس سپر پاور کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات زیادہ بہتر نہ ہو سکیں گے ۔

پاسپورٹ پالیسی

پاسپورٹ پالیسی تبدیل ۔ (پولیس کی جانچ پڑتال لازمی قرار دے دی گئی ۔ پولیس پڑتال میں تیس دن لگیں گے ۔ ارجنٹ پاسپورٹ بنوانے کی سہولت بھی ختم کر دی گئی ۔ تاہم ریٹائرڈ یا حاضر سروس سرکاری ملازم صنعتکار خودمختار اداروں اور لوکل باڈیز کے ملازمین اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے ۔ پاسپورٹ حکام نے ۷۔ مئی سے پولیس کی جانچ پڑتال کے بغیر پاسپورٹ جاری کرنے بند کر دئے ہیں ۔ اس پابندی کے بعد عوام کو نئے پاسپورٹ کے حصول کے لئے بے شمار تکلیفیں اٹھانی پڑ رہی ہیں ۔ ارجنٹ پاسپورٹ بنوانے کی سہولت بھی ختم کر دی گئی ہے ۔ ذرائع کے مطابق پولیس کی اس جانچ پڑتال میں تیس دن کا عرصہ درکار ہوتا ہے ۔ اطلاعات کے مطابق یہ پابندی ملک کے وسیع تر مفاد میں لگائی گئی ہے ۔ تاکہ غیر ملکی لوگ پاسپورٹ حاصل نہ کر سکیں ۔ حکومتی نوٹیفکیشن کے مطابق درج ذیل لوگ اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے ۔

۱۔ ریٹائرڈ و حاضر گورنمنٹ ملازم ۔

۲۔ خود مختار اداروں ، لوکل باڈیز کے ملازمین ، حکومت کے زیر کنٹرول فیکٹریوں کے ملازمین وغیرہ ۔

۳۔ بزنس مین جو ایوان صنعت و تجارت کے ممبران ہوں ۔

۴۔ وہ لوگ جو ۱۹۷۹ء سے پہلے کا پاسپورٹ رکھتے ہیں ۔

۵۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ جو میٹرک سے کم نہ ہو۔ اور ۱۹۸۰ء سے پہلے کا ہو۔

۶۔ وہ صحافی جو ایکریڈیشن کارڈ رکھتے ہوں ۔

(روزنامہ جنگ ۱۰۔ مئی ۱۹۹۲ء)

بابری مسجد / عالمی مسئلہ

گذشتہ روز لاہور کارپوریشن نے دہلی کی جامع مسجد کے امام سید عبداللہ بخاری کو روز گارڈن میں ایک عشائیہ دیا ۔ اس موقعہ پر مذہبی علماء کی ایک بہت بڑی تعداد کے علاوہ زندگی کے دیگر شعبوں سے بھی کافی تعداد میں افراد موجود تھے ۔ اس موقعہ پر بخاری صاحب نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جہاں تک بابری مسجد کا تعلق ہے اب یہ ایک عالمی مسئلہ بن گیا ہے ۔ انہوں نے مزید کہا کہ راشٹریہ سیوک سنگھ اور دوسری مسلمان تنظیمیں ایک تلوار کی طرح ۲۵ کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کے سر پر لٹکی ہوئی ہیں ۔ وہ چاہتی ہیں کہ مسلمان اپنا تشخص کھو بیٹھیں ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم کسی قیمت پر بھی اپنا اسلامی تشخص کھونے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ہندو مسلم کی تعداد کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ ۱۹۴۷ء سے لیکر اب تک جتنے فسادات ہوئے ہیں وہ آزادی سے اب تک کے دنوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں ۔ میرٹھ ، کلکتہ جمشید پور ، کان پور ایسے شہر ہیں ۔ جہاں بڑے بڑے اسلام دشمن فسادات ہوئے ہیں ۔ امام عبداللہ بخاری نے اوقاف اکیڈمی میں علماء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے مسلمان ہندوستانی حکومت کے دباؤ کے باوجود اپنے اسلامی تشخص کو کسی طرح بھی مجروح کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ اب ہندوستان میں مسلمان ایک ایسی قوت بن چکے ہیں جسے کسی صورت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ انہوں نے پاکستانی حکومت کی ان کوششوں کو سراہا جن کے ذریعے علماء کو اکٹھا کیا جا رہا ہے ۔

> یہ کہہ دینے سے کہ بچہ بڑا ہو کر خود سمجھ جائے گا یہ معنی ہیں کہ اس بہانہ سے ہم اپنی اولاد کی تربیت اور اس کے اخلاق کی نگرانی نہیں کرنا چاہتے ۔
>
> (حضرت مرزا بشیر الدین محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سانحہ ارتحال ـــ یاد رفتگان

منیر احمد خان انجنیئر

محترمہ حمیدہ بانو نیّر صاحبہ

والدہ محترمہ حمیدہ بانو نیّر صاحبہ زوجہ عبدالکریم خان صاحب ۱۵ مئی ۹۲ء کو پتہ کے کینسر کے عارضہ سے انتقال کر گئیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور حافظ مظفر احمد صاحب نے ۱۶ مئی دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد (امانتاً) تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

محترمہ حمیدہ بانو صاحبہ عرصہ سے علیل تھیں۔ پتہ کے کینسر کی تشخیص کے بعد چھوٹے بیٹے سرجن خالد نعیم کے پاس نیویارک لے جایا گیا جہاں پتہ کی نال میں پلاسٹک ٹیوب (STENT) ڈالی گئی جس کے بعد سے کئی ماہ ٹھیک رہیں

آپ حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب اولین مربی سلسلہ مغربی افریقہ کی چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ قادیان میں پیدا ہوئیں اور ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ آپ اعلیٰ پایہ کی شاعرہ تھیں۔ مخفی تخلص کرتی تھیں اور شاعری فارسی اور اردو دیگر مضامین میں مولوی عبید اللہ صاحب بسمل کی شاگرد تھیں۔ عربی۔ فارسی اور اردو شعراء کے اشعار ان کے روزمرہ میں شامل تھے۔ شادی کے بعد اپنے خاوند کے ساتھ حیدر آباد دکن میں جہاں وہ انسپکٹر مدارس رہے سقوط حیدر آباد تک رہیں۔ بی۔ اے منشی عالم بی ٹی تک کی تمام تعلیم شادی کے بعد حاصل کی۔ اس کے بعد کراچی میں قیام پذیر رہیں۔ قادیان میں محلہ دارالفضل میں عائشہ منزل میں جس زمانے میں حضرت نیر صاحب لندن اور افریقہ میں رہے اپنی والدہ (عائشہ بیگم بنت سید عزیز الرحمن شاہ) اور بہن کے ساتھ جس طرح گذارا اس کا فخریہ ذکر کرتی تھیں کہ اس طرح ہم بھی نیر صاحب کی دینی مساعی میں شامل رہے۔

حیدر آباد دکن کے قیام کے دوران ہمیشہ قادیان کو یاد کرتیں اور چونکہ زبان پر بڑی قدرت تھی اس لئے نقشہ کھینچ کر رکھ دیتیں۔ اس لئے گو ہم بعد میں ہوش کی عمر میں قادیان نہ جا سکے مگر اس کی گلیاں۔ مکان اور مکین خصوصاً رفقاء حضرت بانیٔ سلسلہ ایسے ذہن میں محفوظ ہیں جیسے کوئی فلم سی دیکھی ہو۔

والدین نے ہمیں ہمیشہ تاکید کی کہ ہم نے حضرت بانیٔ سلسلہ اور آپ کے جانشینوں کی بیعت کی ہے نظام جماعت کا احترام کریں اور کسی کارکن کی کمزوری اور کسی انتظامی خرابی کا کبھی شکوہ نہ کردیا خود سلسلہ کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو۔

علالت کے دوران سب بچوں کو اور بہوؤں کو خدمت کی توفیق ملی۔ بچوں میں خورشید احمد خان حیدر آباد۔ منیر احمد خان انجنیئر (داماد سید عبدالرزاق شاہ صاحب) شاہین رحمن (زوجہ حمید الرحمن آف کلیولینڈ امریکہ) ڈاکٹر سرجن خالد نعیم نیویارک اور اس کے علاوہ ڈاکٹر صبیحہ خان اور سہیل احمد اور سید عبدالستار شاہ صاحب (ابن سید عبدالرزاق شاہ صاحب) نے بھی حسب توفیق خدمت گذاری میں کسر نہ چھوڑی۔ والدہ صاحبہ B-۲۵۱ کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون نمبر ۴۴۵۹۷۷ میں مقیم رہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس عمر میں ۸۳ سال میں برداشت کرنے کی ہمت اور صبر دے۔ (آپ کے صاحبزادے منیر احمد خان صاحب کو جلسہ سالانہ کی روٹی مشین کی تیاری میں قابل قدر خدمات انجام دینے کی توفیق ملی)

بشیر احمد۔ ناروے

محترم چوہدری جان محمد صاحب

میرے انتہائی شفیق ابا جان چوہدری جان محمد صاحب جو کہ شترقیپور خورد ضلع شیخوپورہ نزد کوٹ عبدالمالک کے رہنے والے تھے ۱۴ مارچ ۱۹۹۱ء کو اسلام آباد میں میرے بڑے بھائی مکرم بشارت احمد صاحب کے ہاں انتقال کر گئے۔

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے ۷۰ سال کی عمر پائی۔ عمر کا بیشتر حصہ صحت مندانہ گذارا۔ آپ اسلام آباد میں ہی احمدیہ قبرستان میں مدفون ہوئے۔ آپ ۱۹۲۰ء میں شترقیپور خورد میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب چوہدری سردار محمد صاحب آپ کے بچپن میں ہی وفات پا گئے۔ آپکی والدہ صاحبہ جنت بی بی صاحبہ نے بڑی محنت سے پرورش کی۔ اکیلے بھائی تھے۔ بتلاتے تھے کہ بچپن اور اوائل جوانی کا زمانہ بہت ہی کٹھن گذرا تھا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ بہت ہی محنتی تھے اور اس کی تلقین کرتے تھے۔ عین جوانی میں فوج میں چلے گئے۔ یہ جنگ عظیم سے پہلے کا زمانہ ہے۔ یعنی ۱۹۳۸ء کے لگ بھگ کا۔ فوج میں ہی بالکل ابتدا میں ہی ایک اور احمدی فوجی کی توجہ سے احمدی ہو گئے۔ احمدی کیا ہوئے کہ دنیا ہی بدل گئی کہتے تھے کہ میرے اندر ایک نیا جان محمد پیدا ہو گیا ہے۔ شادی بھی احمدی گھرانے میں ہوئی اور خدا تعالیٰ نے ۴ بیٹوں اور ۳ بیٹیوں سے نوازا۔ دوسری جنگ عظیم میں برما کے محاذ پر ڈیوٹی ادا کی۔ جنگ عظیم کے خاتمہ پر سروس سے فارغ ہوئے۔ تقسیم ہندوستان کے وقت قادیان کے نواح کھارا میں جماعتی نظام کے تحت دفاع کیا۔ اور پھر اسی نظام کے تحت قادیان میں جماعتی دفاعی نظام میں حصہ لیا۔ تقسیم ملک کے بعد گاؤں میں تجارت شروع کی اور آخر وقت تک تجارت ہی کی۔ ہمارے گاؤں میں احمدی گھرانہ واحد ہمارا ہی تھا پھر ایک اور احمدی گھرانہ آباد ہوا۔ جو کہ ہماری والدہ کے چچا تھے۔ گاؤں میں سکول نہیں تھا تعلیم کا بہت شوق تھا مجھے اور بڑے بھائی بشارت احمد صاحب کو ۱۹۵۸ء میں ربوہ تعلیم کی غرض سے لے گئے۔ وہاں پر غلہ منڈی میں دکان خریدی اور نہایت ایمانداری سے بزنس کیا۔ گردونواح میں بہت سارے لوگ آپ سے بہت متاثر تھے۔ نواحی گاؤں سے مال اور اجناس خریدتے تھے۔ جاننے والے بھی اور اجنبی بھی آپ پر ہر لحاظ سے اعتبار کرتے تھے۔ اور عزت و احترام سے پیش آتے۔ ۱۹۶۵ء سے پہلے گاؤں آ گئے پھر ۱۹۶۵ء کی جنگ میں چونڈہ کے محاذ پر خدمات ادا کیں۔

مرکز سے بہت محبت تھی۔ ہمیں بچپن ہی سے قادیان جلسہ سالانہ پر لے جاتے پھر ربوہ میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ سب بچوں کو مرکز سے محبت کی تلقین کرتے۔

خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ کیا غیر اور کیا اپنا سب سے اچھا سلوک کرتے۔ لوگ اس اعتبار سے اب بھی بہت یاد کرتے ہیں۔ غریبوں کی مدد کرنا گرے ہوؤں کو اٹھانا، بیماروں کی عیادت اور مدد آپ کا شیوہ تھا۔ بے لوث کام کرتے۔

ہمت اور حوصلہ

بہت بلند ہمت انسان تھے۔ نڈر تھے۔ اور صاف گو اور راست باز تھے۔ ۱۹۵۳ء میں جو جماعتی حالات ہوئے۔ اکیلے گاؤں میں ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ پھر ۱۹۷۴ء میں بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ہمارے کئی احمدی رشتہ دار ان دنوں ہمارے گاؤں میں ہمارے اکیلے احمدی گھر میں اپنے آپکو محفوظ سمجھ کر آ گئے۔ اور پھر ۱۹۸۴ء میں ڈٹ کر حالات سے مقابلہ کیا۔ ان مشکل حالات میں اکثر غیر از جماعت دوست گھر کی ''حفاظت'' کی ذمہ داری لیتے تھے۔ (اصل حفاظت تو خدا تعالیٰ نے ہی کی) یہ والد صاحب کا کہنا تھا۔

دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ دن رات اس کام میں مشغول رہتے۔ بانیٔ سلسلہ کے اشعار اور کلام محمود سے بہت سارے اشعار زبانی یاد تھے۔ اکثر صبح صبح فجر کی نماز کے بعد بلند آواز میں پڑھتے تھے۔ مجھ سے خصوصاً بچپن میں نظمیں سنتے تھے اور دوسروں کو بھی سناتے تھے۔ گاؤں میں شیعہ حضرات سے ۱۹۵۷ء میں مناظرہ بھی کروایا تھا۔ جس کے بعد شیعہ عقیدہ کے حضرات آپکے دوست بن گئے۔ گاؤں میں خصوصاً کئی لوگ آپکی مساعی سے احمدیت میں داخل ہوئے۔ عرصہ دراز تک گاؤں کوٹ عبدالمالک کے صدر رہے۔

پست اقوام سے خصوصاً عزت سے پیش آتے تھے انکے بچوں کو بھی بھائی اور بہن کہہ کر پکارتے۔ وعظ اور نصیحت اکثر کرتے۔ دوسروں کو عفو اور درگذر کی بہت تلقین کرتے تھے۔

مہمان نوازی آپکا شیوہ تھا۔ ہر آنے جانے والے کیا غیر اور کیا اپنے سب سے یکساں سلوک کرتے تھے۔ اور بہت جلد لوگ آپ کے گرویدہ ہو جاتے تھے۔

بہت سارے افراد کو ''قرض'' مدد کے طور پر دیتے تھے۔ خصوصاً نادار لوگوں کو اور پھر خود بخود معاف بھی کر دیتے تھے۔

۱۹۸۸ء میں ہماری والدہ صاحبہ صغریٰ بیگم صاحبہ سخت علیل ہو گئیں۔ گاؤں میں پھر لاہور میں علاج ہوا۔ افاقہ نہ ہوا۔ جنوری ۱۹۸۸ء میں انہیں بڑے بھائی بشارت احمد صاحب کے ہاں اسلام آباد منتقل کیا میں بھی ناروے سے عیادت کے لئے آیا۔ ابا جان بہت غمگین تھے۔ مجھ سے جلسہ سالانہ لندن کے حالات سنتے اور زار و قطار روتے۔ میں نے جب حضور ایدہ اللہ کی یہ نظم ع
آئے وہ دن کہ ہم جنکی چاہت میں گنتے تھے دن اپنی تسکین جاں کیلئے
سنائی تو بہت ہی روئے۔ کئی بار یہ نظم سنی۔ میں تو فروری ۱۹۸۸ء میں واپس ناروے چلا گیا۔ پھر میرے اہل و عیال عیادت کے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نَو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفینِ نَو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

جو دوست وقفِ نَو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ (ادارہ)

امۃ الشکور ماھم بنت ڈاکٹر عبد الھادی
کراچی

اعجاز احمد بٹ ابن محمد صدیق بٹ
لیل ضلع جھنگ

فلاح الدین احمد ابن مبارک احمد
شاہد "ڈوگر" - ربوہ

طلحہ ندیم علوی بنت انور ندیم علوی
نواب شاہ سندھ

رحیمہ گلزار بنت گلزار احمد
چک ۲۰، پھالیہ ضلع گجرات

توحید احمد ابن چوہدری محمد اسلم
چک جھمرہ

ھبۃ النور بنت مبارک احمد
پیر کوٹی - ربوہ

طلعت بنت مبارک احمد پیر کوٹی
ربوہ

راجہ داؤد مبشر ابن راجہ مبشر احمد
چک ۲۰، پھالیہ ضلع گجرات

عقیل احمد ابن احسان احمد قمر
ربوہ

سعید احمد ابن محمد اکرم
ربوہ

در مکنون بنت شیخ طارق محمود
پانی پتی - لاہور

راجہ عتیق خوشنود ابن راجہ خوشنود
احمد - چک ۲۰، پھالیہ ضلع گجرات

راجہ ثناء مصدق ابن راجہ مصدق
احمد - چک ۲۰، پھالیہ ضلع گجرات

عرفان احمد ابن سلیم احمد
سیالکوٹ

مدثرہ کوکب بنت مرزا وسیم احمد
ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وفاقی حکومت نے بڑے زمینداروں کی آمد پر براہِ راست ٹیکس، دولت ٹیکس عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے وزیر خزانہ نے اپنی پارلیمانی پارٹی کے اراکین سے کہا ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی تجاویز پیش کریں کہ کس شرح سے ٹیکس نافذ کیا جائے۔ بعض اراکین اس تجویز کی مخالفت میں بولنا چاہتے تھے لیکن وزیر اعظم نے بحث کی اجازت نہیں دی۔ ایم کیو ایم کے اراکین کی طرف سے زرعی ٹیکس کی زبردست حمایت کی گئی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم نے امیر سے چھین کر غریب کو دیا ہے ورنہ غریب اپنا حق چھین لیتا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ گھی کی قیمت میں اضافے کی تجویز ہم نے آخری وقت پر روک لی جس سے چھ سات ارب روپے کا اضافی بوجھ اٹھانا پڑا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ بجٹ کے نتیجے میں یا سپر امیر رہ جائیں گے یا سپر غریب۔ درمیان میں اور کوئی نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹائزیشن اور ڈی ریگولیشن کے ذریعے ملک کو خود کفیل بنانے کے خوشنما وعدے ڈراؤنے خواب میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ بد عنوانیاں بڑھ گئی ہیں ملک اخلاقی طور پر دیوالیہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ با مقصد بات چیت کے لئے وزیر اعظم کو پیپلز پارٹی سے مریضانہ حد تک نفرت کرنے والوں سے پیچھا چھڑانا ہوگا آخر ہم کب تک ان لوگوں کے ہاتھوں میں یرغمال بنے رہیں گے جن کی سوچ بیمار ہے انہوں نے وزیر اعظم سے سوال کیا کہ کیا وزیر اعظم سے میرا یہ مطالبہ کوئی بڑا مطالبہ ہے۔

○ دریائے جہلم میں بس گرنے سے ۲۴ افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ مظفر آباد سے ۷ کلومیٹر دور پیش آیا۔

○ پاکستان میں متعین امریکی سفیر نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں منشیات کے سمگلروں کو گرفتار کیا جائے ان کو لمبی مدت کی سزائیں دی جائیں اور ان کی جائیدادیں ضبط کی جائیں۔

○ متحدہ بلوچستان عوام کی اپیل پر بلوچستان کے بلوچی، براہوی اور سرائیکی زبان بولنے والے علاقوں میں پہیہ جام ہڑتال ہوئی۔

○ گورنر پنجاب نے ایک آرڈیننس کے ذریعے ۱۰۲ کوآپریٹو سوسائٹیوں پر پابندی لگا دی ہے اور ان کے اثاثے ضبط کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس آرڈیننس کے اجراء کے بعد عدالتوں میں زیر سماعت معاملات پر کارروائی رک جائے گی اور یکم جولائی کے بعد جاری ہونے والے دعووں فیصلوں اور حکم ناموں کی کوئی حیثیت نہیں رہے گی۔

○ جنوب مشرقی بنگلہ دیش کے قبائلیوں کی تنظیم شانتی باہنی نے جو بھارت اور برما کی سرحد کے نزدیک چودہ ہزار دو سو مربع کلومیٹر کے علاقے میں خود مختاری کی جدوجہد کر رہی ہے، وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء کی طرف سے مذاکرات کی پیشکش ٹھکرا دی ہے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "صبیح اللہ" عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

لئے آئے۔ آخر میری والدہ ۵ مئی ۱۹۸۸ء کو انتقال کر گئیں۔ اور اسلام آباد میں ہی مدفون ہوئیں۔

والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد صحت اچھی نہ رہی۔ جون ۱۹۸۹ء جوبلی سال میں میرے پاس ناروے تشریف لائے۔ اور اپریل ۱۹۹۰ء تک قیام کیا۔ بہت خوش رہے۔ ہم سب کو خدمت کا خوب موقع ملا۔ صحت بھی اچھی ہوگئی۔ لیکن کہنے لگے کہ اب میں واپس وطن جانا چاہتا ہوں۔ میری اہلیہ قانتہ صاحبہ نے بہت ہی اچھے اور احسن رنگ میں اور محبت کے جذبہ سے میرے والد صاحب کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو جزائے خیر دے۔ آخر ۲۴ اپریل ۱۹۹۰ء کو وطن واپس آگئے۔

میں عرصہ ۲۱ سال سے ناروے میں مقیم ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ خدمت کی توفیق دی ہے۔ جب بھی پاکستان ملنے کے لئے آتے تھے۔ بہت والہانہ استقبال کرتے میرے بچوں کو سب گاؤں میں پھراتے اور بہت ہی فخر سے بتاتے کہ یہ احمدی نوجوان بچے ہیں۔ اور فخر سے کہتے کہ یہ سب برکتیں احمدیت کی وجہ سے ہیں۔ ورنہ ......

ورنہ درگاہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کے (اور والدہ صاحبہ کے) درجات بلند کرے۔ اور ہمیں ان کے نیک اور احسن نمونوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دیتا رہے۔

میری بہن عزیزی گلشن طاہرہ نے مجھے بتایا کہ میرے پیارے اباجان وفات سے پہلے یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

میں آئے۔ شاہ وقت کا ان پر اس قدر اعتماد ہو گیا کہ اپنی بیٹی کا نکاح شیخ موصوف سے کر دیا۔ اور چند گاؤں جاگیر میں دے دیئے چنانچہ ایک گاؤں کی جگہ میں یہ قصبہ شیخ صاحب نے آباد کیا۔ جس کا نام مالیر ہے۔ شیخ صاحب کے پوتے بایزید خان نامی نے مالیر کے متصل قصبہ کوٹلہ کو تقریباً ۱۵۷۳ء میں آباد کیا جس کے نام سے اب یہ ریاست مشہور ہے۔ بایزید خان کے پانچ بیٹوں میں سے ایک کا نام فیروز خان تھا اور فیروز خان کے بیٹے کا نام شیر محمد خان اور شیر محمد خان کے بیٹے کا نام جمال خان تھا۔ جمال خان کے پانچ بیٹے تھے مگر ان میں سے صرف دو بیٹے تھے۔ جن کی نسل باقی رہی۔ یعنی بہادر خان اور عطاء اللہ خان بہادر خان کی نسل میں سے یہ نوجوان صالح خلف رشید نواب غلام محمد خان صاحب (وفات یافتہ) ہے۔ جس کا عنوان میں ہم نے نام لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو ایمانی امور میں بہادر کرے اور اپنے جد شیخ بزرگوار صدر جہان کے رنگ میں لاوے۔ سردار محمد علی صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کی توجہ اور مہربانی سے ایک شائستگی بخش تعلیم پائی جس کا اثر ان کے دماغی اور دلی قویٰ پر نمایاں ہے۔ ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل ہے۔ اور باوجود عین شباب کے کسی قسم کی حدت اور تیزی اور جذبات نفسانی انکے نزدیک آئے معلوم نہیں ہوتے۔

مردوں کیلئے خاص دوائیں
حب المسک عنبری۔ زدجام عشق۔ سفوف مقوی۔ حب مقوی۔ سفوف نرگنڈی۔ سفوف تالمکھانہ۔ سفوف خاص۔ سفوف مغز بنولہ۔ حب جریان۔ حب امساکین۔ حب مولد۔ سفوف مغلظ۔ اکسیر الرجال۔ طلاء شباب۔ طلاء جدید۔ طلاء مقوی۔ حب ہمزاد۔ پھکی منڈی۔
تفصیلات کیلئے لٹریچر طلب کریں۔
بہتر نتائج کیلئے یہ ادویہ طبیب کے مشورہ سے استعمال کریں ـــ اطباء اور سٹاکسٹ معقول کمیشن پر مال اٹھا سکتے ہیں۔
خورشید یونانی دواخانہ
رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ پاکستان

رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ ربوہ
ڈیلر پاک فین۔ تمام ورائٹی دستیاب ہے۔ بریکٹ فین، سیلنگ پیڈسٹل۔ ایگزاسٹ، واشنگ مشین

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/ روپے
زد جام عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴